Digitized by Khilafat Library Rabwah

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ | بسم اللہ الرحمٰن الرحیم | فون : ۴۴۹

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: مسعود احمد دہلوی

جلد ۳۵ | اتوار ۹ رمضان المبارک ۱۴۰۱ھ ۱۲ وفا ۱۳۶۰ ہش ۱۲ جولائی ۱۹۸۱ء | نمبر ۱۵۸

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۹ روفا رجولائی۔ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز آج کل اسلام آباد میں قیام فرما ہیں حضور کی صحت کے بارے میں جناب امیر صاحب مقامی محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی خدمت میں آمدہ کل رات ۹ بجے کی اطلاع کے مطابق

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب کرام التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولا کریم اپنے فضل و کرم سے ہمارے جان سے پیارے محبوب آقا کو صحت و سلامتی سے رکھے اور ہمیشہ خوش و خرم اور تندرست و توانا رکھے۔ اپنے فرشتوں کے لشکروں کی حفاظت میں اپنی تائیدات سے نوازتا رہے۔ آمین ؂

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کمزوری کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب کرام التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو جلد از جلد کامل صحت یابی عطا کرے اور اپنے فضلوں سے نوازتا رہے۔ آمین ؂

خاکسار کے مثانہ میں سے پیشاب کی نلکی اب نکال دی گئی ہے اب اٹھ کر چل پھر سکتا ہوں اور پیشاب بھی از خود آتا ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے میری تکلیف کو رفع کرے اور شفائے کامل عطا کرے۔ آمین ؂

محمد صدیق امرتسری کوثر نرسنگ ہوم 5/8
میو روڈ۔ راولپنڈی

میری اہلیہ مکرمہ عرصہ دو ماہ سے بعارضہ یرقان بیمار چلی آرہی ہیں۔ علاج جاری ہے۔ کمزوری بہت ہے۔ احباب کرام سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ موصوفہ کو اللہ تعالیٰ جلد کامل شفا اور تندرستی عطا کرے۔ جزاکم اللہ!

محمد امداد الرحمان صدیقی
مربی سلسلہ بی/۲۹۴ گلگشت کالونی ملتان

امریکہ سے تار موصول ہوئی ہے کہ امریکہ مشن کے مبلغ انچارج مکرم عطاء اللہ صاحب کلیم سخت علیل ہیں اور ہسپتال میں داخل ہیں۔ قارئین کرام سے ان کی جلد صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے (وکیل التبشیر)

سیرالیون کے وزیر تعلیم محترم عبدالکریم کروما کی طرف سے جماعت احمدیہ کو خراجِ تحسین

وزیر موصوف کی طرف سے احمدیہ مشن سیرالیون کو بہترین لائحہ عمل تیار کرنے اور نظم و ضبط کا اعلیٰ معیار قائم کرنے پر مبارکباد

بو (سیرالیون) سیرالیون کے وزیر تعلیم محترم عبدالکریم کروما صاحب نے تعلیم اور مذہب کے میدان میں جماعت احمدیہ کی بے مثال خدمات کو سراہا ہے وہ ۱۵ رمئی ۱۹۸۱ء کو احمدیہ سیکنڈری سکول بو کے معائنہ کے وقت خطاب فرما رہے تھے۔

وزیر موصوف نے اپنے خطاب میں احمدیہ مسلم مشن کے حکام کو بہترین لائحہ عمل تیار کرنے اور اس پر عمل پیرا ہونے پر مبارکباد پیش کی۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ یہ اچھا کام ہمیشہ جاری رہے گا وزیر موصوف نے اس بات پر زور دیا کہ اچھے اخلاق سے عاری تہذیب و ثقافت یا معاشرہ کا وجود انسانی وقار کے خلاف ہے اور ایسا علم جو اخلاقی بنیادوں پر استوار نہ ہو یا مذہب کی پابندیوں سے آزاد ہو وہ سوائے تنزل کے اور کچھ نہیں۔ انہوں نے اس پر زور دیا کہ چاہے اسلام ہو یا عیسائیت۔ اخلاقی تعلیم اور اخلاقی نظم و ضبط کے بغیر عوام کے ذہنوں پر کوئی اثر نہیں ڈالا جا سکتا انہوں نے سکول میں نظم و ضبط کا اعلیٰ معیار قائم کرنے پر مکرم پرنسپل صاحب کو مبارکباد پیش کی۔ انہوں نے کہا یہ نظم و ضبط یقینی طور پر ایک مضبوط اخلاقی ضابطہ کار پر استوار ہے۔ وزیر موصوف نے گھوم پھر کر سکول کی لیبارٹریز دیکھیں اور ان کے معیار پر اپنی تسلی کا اظہار کیا۔ بعد ازاں وزیر موصوف کی خدمت میں ایک عربی متن اور انگریزی ترجمے والا قرآن پیش کیا گیا۔

مکرم وزیر صاحب نے آخر میں سکول کے بورڈ آف گورنرز کے ساتھ ملاقات کی۔ ملاقات کے دوران آپ نے سکول کی ترقی میں اپنی وزارت کے ہر ممکن تعاون کا یقین دلایا۔

اس سے قبل جب وزیر موصوف سکول تشریف لائے تو امیر و مشنری انچارج سیرالیون مکرم مولانا محمد صدیق شاہد صاحب سکول کے پرنسپل مکرم بی اے اختر صاحب مولوی کے اے مبشر صاحب ریجنل مشنری بو، اور دیگر اراکین بورڈ آف ڈائریکٹرز نے ان کا خیر مقدم کیا۔ سٹاف کے ارکان نے وزیر موصوف سے مصافحہ کیا اور ان سب کا تعارف وزیر موصوف سے کرایا گیا۔

بعد ازاں تقریب استقبالیہ منعقد ہوئی جس کا آغاز مکرم مولوی کے اے مبشر صاحب نے تلاوت قرآن کریم سے کیا بعد ازاں مکرم پرنسپل صاحب نے استقبالیہ ایڈریس پیش کیا اور وزیر موصوف کی تشریف آوری پر ان کو گرمجوشی سے خوش آمدید کہا، مکرم اختر صاحب نے اپنی مختصر تقریر میں احمدیہ مشن اور اس کی کارروائیوں کا تذکرہ کیا انہوں نے سکول کی مختصر تاریخ بیان کی اور سکول کے پہلے پرنسپل مکرم مولوی این ڈی احمد کی خدمات کو دل کھول کر خراج تحسین پیش کیا۔ انہوں نے سکول کی دیگر کارروائیوں، نتائج، نئے بورڈنگ ہاؤس کی تعمیر اور مسلسل چار سال سے فٹ بال چیمپئن شپ حاصل کرنے کا بھی ذکر کیا۔

(افریقن کریسنٹ جون ۱۹۸۱ء)

نائیجیریا میں ایک نئے مشن ہاؤس کا قیام

مقامی عدالت کے چیئرمین کا قبولِ احمدیت

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ نائیجیریا کو ۱۲ راپریل ۱۹۸۱ء کو ملک میں ایک نیا احمدیہ مشن کھولنے کی توفیق ملی ہے۔

نائیجیریا کے احمدیہ مشن کے ترجمان ہفتہ وار ٹرتھ (TRUTH) نے ۱۲ رجون ۱۹۸۱ء کے شمارہ میں خبر دی ہے کہ یہ مشن ہاؤس امیکو کے نزدیک افون کے مقام پر قائم کیا گیا ہے یہ جگہ آبی ٹورو ایگیا ڈو سے ۲۳ کلومیٹر دور واقع ہے، اس موقع پر علاقے کے دو کنبوں نے بیعت فارم پر کر کے دیئے۔ جن میں سے ایک افون کی مقامی عدالت کے چیئرمین ہیں۔ اس موقعہ پر جماعت کو وسیع قطعہ زمین بھی دیا گیا تاکہ اس جگہ پر مشن ہاؤس کی عمارت اور مستقبل کے دیگر منصوبوں کی تعمیر کی جائے۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ نئے احمدی ہونے والے خاندانوں کی دینی ترقی اور ایمان کی مضبوطی کے لئے دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ اس نئے مشن کو بابرکت کرے اور اپنے فضلوں سے نوازے۔ اور ارضِ بلال میں اللہ تعالیٰ کی خالص اور حقیقی توحید اور محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہٖ وسلم کی بابرکت رسالت کا جھنڈا بلند سے بلند تر لہرانے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین!

پبلشر مسعود احمد، پرنٹر سید عبدالحی مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ مقام اشاعت دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ قیمت: ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۹ رمضان المبارک ۱۴۰۱ھ
۱۲ وفا ۱۳۶۰ ہش

ہر قسم کے شر سے محفوظ کرنیوالے دو بنیادی اوصاف

ہم قبل ازیں متعدد اداریوں میں یہ واضح کر چکے ہیں کہ رمضان کے مجاہدہ کے نتیجہ میں مومنوں میں خصوصی دو اوصاف پیدا ہو کر انہیں اس قابل بناتے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور برکتوں کو زیادہ سے زیادہ جذب کر کے دینی و دنیوی لحاظ سے فائز المرام ہو سکیں۔ ان میں سے پہلا وصف ہے تقوےٰ اور دوسرا صبر۔

جہاں تک تقویٰ اللہ کا تعلق ہے سو رمضان کے روزے فرض ہی اس لئے کئے گئے ہیں کہ مومنوں میں تقوےٰ کی روح ترقی کرے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ نے اس غرض کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے:۔

يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝ (البقرہ آیت ۱۸۴)

ترجمہ:۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو تم پر (بھی) روزوں کا رکھنا (اسی طرح) فرض کیا گیا ہے جس طرح ان لوگوں پر فرض کیا گیا تھا جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں تا کہ تم تقویٰ اختیار کرو۔

اس سے صاف ظاہر ہے کہ روزے فرض ہی اس لئے کئے ہیں کہ ان کی وجہ سے مومنوں میں پرہیزگاری کی روح پیدا ہو۔ اور وہ اس کے زیر اثر باریک در باریک رگ گناہ سے بچیں اور نیکی کی باریک راہوں پر قدم ماریں۔

جہاں تک روزوں کے نتیجہ میں صبر کی قوت کے ترقی پذیر ہونے کا تعلق ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے رمضان کو صبر کا مہینہ قرار دیا ہے چنانچہ حدیث میں آتا ہے کہ آپ نے فرمایا:۔

وَهُوَ شَهْرُ الصَّبْرِ وَالصَّبْرُ ثَوَابُهُ الْجَنَّةُ (مشکوٰۃ)

ترجمہ:۔ اور یہ (یعنی رمضان المبارک کا) مہینہ صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا ثواب جنت ہے

رمضان کے روزوں کے نتیجہ میں تقوےٰ اور صبر کے اوصاف پیدا ہونے کے تعلق میں فی الوقت ہم یہ واضح کرنا چاہتے ہیں کہ یہی وہ دو بنیادی اوصاف ہیں جن کا مامورین الٰہی کے متبعین میں پیدا ہونا ضروری ہوتا ہے کیونکہ مخالفتوں کے طوفان اگر پلٹتے ہیں تو انہی دو اوصاف کی وجہ سے، حق کو مٹانے کے سلسلہ میں مخالفوں کے منصوبے اگر خاک میں ملتے ہیں تو انہی دو اوصاف کی وجہ سے، مخالفوں کے مظالم اور ایذاء رسانیوں کے باوجود اگر مومن اپنے ایمان کو سلامت اور اپنی ہستی کو برقرار رکھنے میں کامیاب ہوتے ہیں تو انہی دو اوصاف کی وجہ سے۔ الغرض یہ دو اوصاف ہی انہیں ہر شہر اور مہیب سے مہیب خطرہ سے بچانے کا موجب بنتے ہیں اور ان دو اوصاف کی وجہ سے ہی انتہائی شدید مخالفت اور ظلم کی گرم بازاری کے باوجود حق کے غالب آنے کی راہ ہموار ہوتی ہے تقوےٰ اور صبر کی اس انقلاب انگیز تاثیر کا اللہ تعالےٰ نے خود قرآن مجید میں ذکر کیا ہے۔ اور کیا بھی ہے مامورین الٰہی کے طاقتور اور زور آور مخالفین کی ناکامی اور مامورین الٰہی کے کمزور و بے بضاعت متبعین کی معجزانہ کامیابی کے ضمن میں۔ چنانچہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت مبارکہ کے وقت کفار مکہ نے مخالفت کا طوفان اٹھا کر ظلم کا بازار گرم کیا اور بعض منافقین کے ساتھ ساز باز کر کے حق اور حق پرستوں کو مٹانے کے منصوبے بنائے اور حق پرست مسلمان ہر چہار طرف سے خطرات میں گھر گئے تو اللہ تعالےٰ نے مخالفین کے منصوبوں کی انجام کار ناکامی کی مسلمانوں کو پیشگی اطلاع دیتے ہوئے فرمایا:۔

اِنْ تَمْسَسْكُمْ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ وَاِنْ تُصِبْكُمْ سَيِّئَةٌ يَّفْرَحُوْا بِهَا وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا لَا يَضُرُّكُمْ كَيْدُهُمْ شَيْئًا اِنَّ اللّٰهَ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ ۝ (آل عمران آیت ۱۲۱)

ترجمہ:۔ (اے مومنو!) اگر تمہیں کوئی کامیابی حاصل ہو تو انہیں (مخالفین حق اور منافقین کو) برا لگتا ہے اور اگر تمہیں کوئی تکلیف پہنچے تو وہ اس سے خوش ہوتے ہیں اور اگر تم صبر کرو گے اور تقویٰ اختیار کرو گے تو ان کی (مخالفانہ) چال تمہیں کچھ (بھی) نقصان نہیں پہنچائے گی اور جو کچھ وہ کرتے ہیں اللہ یقیناً اسے پارہ پارہ کرنے والا ہے۔

اس سے صاف ظاہر ہے کہ مخالفین کے مخالفانہ منصوبوں اور تدبیروں کو اگر کوئی چیز ناکام بناتی ہے تو مومنوں کا صبر اور تقوےٰ ہی انہیں ناکام بناتا ہے۔ مامورین الٰہی اپنی قوت تدسیہ کے زیر اثر اپنے متبعین کو ان دو اوصاف سے متصف کر دکھاتے ہیں اور اپنے ان دو بنیادی اوصاف کی وجہ سے ہی وہ ہر قسم کے خطرات میں گھرے ہوئے ہونے کے باوجود غلبۂ حق کے مقصد میں کامیابی سے ہمکنار ہوتے ہیں اور یہی وہ دو بنیادی اوصاف ہیں جو روزوں کو ان کی پوری شرائط کے ساتھ رکھنے کے نتیجہ میں مومنوں میں پیدا ہوتے ہیں اسی لئے روزے سابقہ امتوں پر بھی فرض کئے گئے تھے اور امت مسلمہ پر بھی فرض کئے گئے ہیں۔

اس سے رمضان کے روزوں اور دیگر عبادات کی اہمیت ظاہر و باہر ہے۔ یہ فرض ہی اس لئے کئے گئے ہیں کہ ہم میں تقویٰ اور صبر کے اوصاف پیدا ہوں اور نامساعد حالات کے باوجود ہم حق کو دنیا میں غالب کرنے میں کامیاب ہوں۔ اندریں صورت رمضان کو اس کی پوری شرائط کے ساتھ گزارنا ازبس ضروری ہے۔ تاکہ ہم میں سے ہر ایک میں تقوےٰ کا نور اور صبر کی قوت ترقی پذیر ہو اور تا حق ہمارے ذریعہ سے دنیا میں غالب آئے اور جو ذمہ داری ہمارے کندھوں پر ڈالی گئی ہے ہمیں اس کی کما حقہ ادائیگی کی توفیق ملے اور ہم خدا اللہ سرخرو قرار پائیں۔

ربوہ

بستیٔ محمود، ارضِ پاک و شہرِ نیک نام
تجھ میں رہتے ہیں ہزاروں دین کے مخلص غلام

تیرے دامن میں انہیں حاصل ہے لطفِ سرمدی
دولتِ تسکین و راحت پا گئے عالی مقام

زندگی میں رات دن یادِ خدا میں گامزن
موت پر جنت کے باغوں میں ہمیشہ شاد کام

یہ گراں مایہ خزانہ ہادیٔ اسلام کا
جس سے روشن ہے جبینِ ملتِ خیر الانام

تو درخشاں کیوں نہ ہو جوں چشمۂ آبِ بقا
ساری دنیا میں ہے چھایا تیرا تبلیغی نظام

صبح ہو کہ شام ہو تیرے مبلغ ہر طرف
جا رہے ہیں آ رہے ہیں خوش بیان و خوش کلام

وہ مرا ناصر، مرا مخدوم فخرِ روزگار
ناصرِ دینِ متین و لائقِ صد احترام

اس کی صحت کے لئے روتا ہوں پیشِ کبریا
مانگتا ہوں اس کی لمبی زندگی ہر صبح و شام

شب کو پچھلے پہر جب یادوں میں کھو جاتا ہوں شوق
وہ چلے آتے ہیں از راہِ کرم بالائے بام

(عبدالحمید خان شوق۔ لاہور)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک اہم عبادت ○ روزہ

مکرم مولوی محمد حسین صاحب شاہد مربی سلسلہ مقیم چکوال۔

انسانی پیدائش کا مقصد

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:۔

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ۔

(الذریٰت آیت ۵۷)

ترجمہ: میں نے جنوں اور انسانوں کو صرف اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا ہے اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے تمام جن و انس کی پیدائش کا مقصد اپنی عبادت قرار دیا۔

لغت کی کتاب اقرب الموارد میں عبادت کے معنی درج ذیل لکھے ہیں:

۱۔ طَاعَ لَهٗ وَخَضَعَ وَذَلَّ وَخَدَمَهٗ وَالْتَزَمَ شَرَائِعَ دِيْنِهٖ وَ وَحَّدَهٗ۔

یعنی عَبَدَ کے معنی ہیں اس کی اطاعت کی اس کے حکم کے آگے سر جھکایا اور اس کی خدمت کی اور اس کے دین کے احکام پر مستقل طور پر عمل کرنے لگا اور اس کی توحید کا اقرار کیا۔

۲۔ عَبَّدَ کے ایک معنی نقش قبول کرنے کے ہیں چنانچہ کہتے ہیں طَرِيْقٌ مُعَبَّدٌ اَیْ مُذَلَّلٌ یعنی ایسا راستہ جو کثرت آمد و رفت سے اس طرح ہو گیا ہو کہ پاؤں کے نقش قبول کرنے لگ جائے۔ حضرت اقدس اپنی کتاب ایام الصلح میں عبادت کا مفہوم بیان فرماتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا نام عبد بھی ہے اور اس لیے خدا نے عبد نام رکھا کہ اصل عبودیت کا خضوع اور ذُلّ ہے اور عبودیت کی حالت کاملہ وہ ہے جس میں کسی قسم کا علو اور بلندی اور عُجب نہ رہے اور صاحب اس حالت کا اپنی عملی تکمیل محض خدا کی طرف سے دیکھے اور کوئی ہاتھ درمیان نہ دیکھے عرب کا محاورہ ہے کہ وہ کہتے ہیں صَوْرٌ مُعَبَّدٌ وَطَرِيْقٌ مُعَبَّدٌ۔ جہاں راہ نہایت درست اور نرم اور سیدھا کیا جاتا ہے اس راہ کو طَرِيْقٌ مُعَبَّدٌ کہتے ہیں پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس لیے عبد کہلاتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے محض اپنے تصرف اور تعلیم سے ان میں عملی کمال پیدا کیا اور ان کے نفس کو راہ کی طرح اپنی تجلیات کے گذر کے لیے نرم اور سیدھا اور صاف کیا اور اپنے تصرف سے راہ استقامت جو عبودیت کی شرط ہے ان میں پیدا کی پس وہ عملی حالت کے لحاظ سے مہدی ہیں اور عملی کیفیت کے لحاظ سے جو خدا کے عمل سے ان میں پیدا ہوئی عبد ہیں کیونکہ خدا نے ان کی روح پر اپنے ہاتھ سے وہ کام کیا ہے جو کوٹنے اور ہموار کرنے کے آلات سے اس سڑک پر کیا جاتا ہے جس کو صاف اور ہموار بنانا چاہتے ہیں۔"

(ایام الصلح صفحہ ۱۴۸ حاشیہ)

گویا سلوک کی جتنی راہیں ہیں وہ بتا دیں اور ان کا مقصود یہ بتایا صِبْغَةَ اللّٰهِ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً وَّ نَحْنُ لَهٗ عٰبِدُوْنَ اسلام میں عبادت کی بنیادی غرض یہ ہے کہ انسانی زندگی اللہ تعالیٰ کی رضاء اور اس کے احکام کے مطابق بسر ہو اور معرفت الٰہی حاصل ہو۔ اسلام نے ہر مسلمان کو اس غرض کے لیے عملی طور پر تیار کرنے کے لیے مکمل لائحہ عمل بنایا جس سے ہر مسلمان کی تربیت اور ٹریننگ مقصود ہے۔

اسلامی عبادت کا وسیع تصور اور اس کا خصوصی امتیاز

اسلام میں عبادت صرف نماز روزہ حج اور ادائیگی زکوٰۃ وغیرہ ہی کا نام نہیں ہے بلکہ عبادت کا مفہوم یہ ہے کہ قلب ہر آن اپنے محبوب کو یاد رکھے اور اس کے ارشادات کے مطابق جو کام بھی وہ کر رہا ہے وہ عبادت میں شامل ہے اس لحاظ سے اسلام میں اٹھنا بیٹھنا، چلنا پھرنا، روزی وغیرہ کمانا عبادت ہے صوفیاء کرام نے "دست در کار دل با یار" کے ایک چھوٹے سے فقرے میں اس مفہوم کو ادا کیا ہے۔

اسلامی عبادات کے مقابلہ میں دیگر مذاہب میں عبادات، ریاضت اور تکالیف مشاقہ کی مظہر ہوتی تھیں اور ان کے پیروکاروں کا خیال تھا کہ ہم قطعاً دنیا سے بے تعلق ہو کر اپنے نفس پر تنگیاں وارد کر کے خدا تعالیٰ کو راضی کر سکتے ہیں۔

اسلام نے ان کے سامنے یہ اصول بیان فرمایا کہ عبادت اور اذکار صرف اس وقت تک کرنے چاہئیں جب تک کہ بشاشتِ قلب قائم رہے۔

چنانچہ ایک دفعہ حضورؐ حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے حجرے میں تشریف لے گئے تو چھت سے ایک رسی لٹکی ہوئی دیکھی تو حضورؐ نے دریافت فرمایا یہ کیا ہے تو بتایا گیا کہ حضرت زینبؓ نماز پڑھتے ہوئے تھک جاتی ہیں تو اسی رسی سے سہارا لیتی ہیں حضورؐ نے ناپسند فرمایا اور فرمایا:

خُذُوْا مِنَ الْاَعْمَالِ مَا تُطِيْقُوْنَ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَمَلُّ حَتّٰى تَمَلُّوْا

اسی طرح فرمایا:

لِيُصَلِّ اَحَدُكُمْ نَشَاطَهٗ فَاِذَا فَتَرَ فَلْيَقْعُدْ۔

(مشکوٰۃ باب القصد فی العمل)

صوم کے لغوی اور اصطلاحی معنی

لغت میں صوم کے معنی مطلقاً رکنے اور روکنے کے ہیں۔ شرعی اصطلاح میں طلوع فجر سے (صبح صادق) سے لے کر غروب آفتاب تک عبادت کی نیت سے کھانے پینے اور مخصوص تعلقات سے رُکنے کا نام صوم یا روزہ ہے۔

رمضان کی وجہ تسمیہ

سیدنا حضرت اقدس فرماتے ہیں:

"رمضان سورج کی تپش کو کہتے ہیں رمضان میں چونکہ انسان اکل و شرب اور تمام جسمانی لذتوں پر صبر کرتا ہے دوسرے اللہ تعالیٰ کے احکام کے لیے ایک حرارت اور جوش پیدا کرتا ہے روحانی اور جسمانی حرارت اور تپش مکرر رمضان ہوا ..... روحانی رمض سے مراد روحانی ذوق و شوق اور حرارت دینی ہوتی ہے۔ رمض اس حرارت کو بھی کہتے ہیں جس سے پتھر وغیرہ گرم ہو جاتے ہیں۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۲۱۰)

اسلام سے قبل روزہ کا وجود

روزہ ایک ایسی عبادت ہے جس کا وجود قدیم سے قدیم مذاہب میں بھی ملتا ہے اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ۔

(البقرہ ۱۵۴)

(کہ اے مسلمانو) تم پر روزہ رکھنا اسی طرح فرض کیا گیا ہے جس طرح ان لوگوں پر فرض کیا گیا تھا جو تم سے پہلے گذر چکے ہیں۔

اسلامی روزہ اور قدیم مذاہب کے روزوں میں بنیادی عناصر مشترک ہیں جیسا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

فَصْلُ مَا بَيْنَ صِيَامِنَا وَصِيَامِ اَهْلِ الْكِتَابِ اَكْلَةُ السَّحَرِ"

(مسند دارمی باب فی فضل السحور)

فرمایا ہمارے اور اہل کتاب کے روزوں میں ایک فرق سحری کھانا بھی ہے۔ مسلمان سحری کھا کر روزہ رکھتے ہیں اور اہل کتاب سحری نہیں کھاتے۔

ہندو اپنے روزہ کے دوران کئی چیزیں کھا بھی لیتے ہیں مگر پھر بھی ان کا روزہ نہیں ٹوٹتا گویا ان کے روزوں میں بعض چیزوں کے کھانے سے پرہیز ہے۔

یہود بھی حضرت موسیٰ علیہ السلام کی اتباع میں روزہ رکھتے ہیں حضرت موسیٰؑ کے متعلق بائیبل میں لکھا ہے۔

"سو وہ چالیس دن اور چالیس رات وہیں خداوند کے پاس رہا نہ روٹی کھائی اور نہ پانی پیا۔" (خروج)

عیسائیوں کے روزے بھی اسی قسم کے ہیں کہ روزوں میں گوشت اور خمیری روٹی نہیں کھاتے۔ بعض مذاہب میں بغیر سحری کے رات دن کا روزہ ہوتا ہے اور بعض مذاہب میں صرف ٹھوس غذا کھانے سے منع کیا گیا ہے ہلکی غذا دودھ پھل وغیرہ کے استعمال کی اجازت ہے۔

اسلام میں روزہ

اسلام کے پانچ ارکان میں سے چوتھا رکن روزہ ہے۔ روزوں کی فرضیت کا حکم ہجرت کے دوسرے سال ماہ شعبان میں نازل ہوا اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ۔ (البقرہ ۱۵۴)

یعنی اے لوگو جو ایمان لائے ہو تم پر روزوں کا رکھنا فرض کیا گیا ہے جس طرح ان لوگوں پر فرض کیا گیا تھا جو تم سے پہلے گذر چکے ہیں تاکہ تم روحانی اور اخلاقی کمزوریوں سے بچو۔

رمضان کے روزے ہر عاقل بالغ تندرست مقیم مرد اور عورت پر فرض ہیں۔

روزہ کا مقصد

اللہ تعالیٰ نے روزہ کے تین مقاصد قرآن مجید میں بیان فرمائے ہیں۔

۱۔ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ: تاکہ تم خدا تعالیٰ سے ڈرتے ہوئے اخلاقی اور اجتماعی کمزوریوں سے بچو! تقویٰ کا حصول روزہ سے اسی طرح ہوتا ہے جب ایک مسلمان کے قلب میں خشیت اللہ پیدا ہوتی ہے تو وہ ہر کام میں رضاء الٰہی کو مدنظر رکھتا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہے اور اس خوبی کی وجہ سے اس کو بُرے کاموں سے نفرت پیدا ہو جاتی ہے اور اچھے کاموں کی طرف رغبت اور میلان پیدا ہو جاتا ہے دوسری غرض وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ میں اللہ تعالیٰ کی بڑائی کا اعتراف قرار دیا ہے یعنی اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کی عبادت کا تصور بھی دل میں نہ آئے اور حقیقی توحید کا زبان اور دل سے اعتراف کرتے ہوئے اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی بڑائی کے لئے وقف کر دے۔

تیسری غرض لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ:۔ میں یہ بیان فرمائی ہے تاکہ تم اس کا شکر کرو۔ خدا تعالیٰ کا حقیقی شکریہ ہے کہ انسان کے جملہ اعضاء دماغ دل، زبان، آنکھ، کان، ہاتھ پاؤں وغیرہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق کام کریں۔ رمضان میں عملی طور پر شکر کی تربیت دی جاتی ہے۔

یہ مقاصد ثلاثہ آپس میں گہرا ربط رکھتے ہیں اگر تقویٰ سے ذہنی طور پر انسان کو تیار کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی بڑائی اور شکر سے عملی طور پر انقلاب پیدا کرتا ہے۔

حضرت اقدس فرماتے ہیں۔

"روزہ کی حقیقت سے بھی لوگ ناواقف ہیں اصل یہ ہے کہ جس ملک میں انسان جاتا نہیں اور جس عالم سے واقف نہیں اس کے حالات کیا بیان کرے روزہ اتنا ہی نہیں کہ اس میں انسان بھوکا پیاسا رہتا ہے بلکہ اس کی حقیقت اور اس کا اثر ہے جو تجربہ سے معلوم ہوتا ہے۔ انسانی فطرت میں ہے جس قدر کم کھاتا ہے اسی قدر تزکیۂ نفس ہوتا ہے اور کشفی قوتیں بڑھتی ہیں خدا تعالیٰ کا منشاء اس سے یہ ہے کہ ایک غذا کو کم کرو اور دوسری کو بڑھاؤ۔ ہمیشہ روزہ دار کو یہ مدِ نظر رکھنا چاہیئے کہ اس سے اتنا ہی مطلب نہیں ہے کہ بھوکا رہے بلکہ اسے چاہیئے کہ خدا تعالیٰ کے ذکر میں مصروف رہے تا تبتّل اور انقطاع حاصل ہو پس روزے سے یہی مطلب ہے کہ انسان ایک روٹی کو چھوڑ کر جو صرف جسم کی پرورش کرتی ہے دوسری روٹی کو حاصل کرے جو روح کے لئے تسلی اور سیری کا باعث ہے اور جو لوگ محض خدا تعالیٰ کے لئے روزے رکھتے ہیں نرے رسم کے طور پر نہیں رکھتے۔ انہیں چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ کی حمد اور تسبیح اور تہلیل میں لگے رہیں جس سے دوسری غذا انہیں مل جاوے"

(الحکم جلد ۱۱ نمبر ۲ مورخہ ۱۰ جنوری ۱۹۰۷ء صفحہ ۹)

نزولِ قرآن:۔

رمضان المبارک کے مہینہ میں قرآن پاک کے نزول کی ابتداء ہوئی۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ (سورۃ البقرہ ۱۸۶)

یعنی رمضان کا مہینہ وہ مہینہ ہے جس میں قرآن کریم نازل کیا گیا وہ قرآن جو تمام انسانوں کے لئے ہدایت بنا کر بھیجا گیا ہے اور کھلے دلائل اپنے اندر رکھتا ہے ایسے دلائل جو ہدایت پیدا کرتے ہیں اور اس کے ساتھ ہی قرآن میں الٰہی نشانات بھی ہیں۔

صرف یہی نہیں کہ رمضان میں قرآن کریم کا نزول شروع ہوا بلکہ ہر رمضان میں جبرائیل علیہ السلام جتنا قرآن کریم نازل ہو چکا ہوتا اسے دہراتے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے آخری سال تو دو مرتبہ قرآن شریف کا آپ کے ساتھ دور کیا گیا۔

دعاؤں کی خصوصی قبولیت

ماہِ رمضان کی ایک برکت یہ ہے کہ اس مہینہ میں دعاؤں کی قبولیت کے آسمانی دروازے کھلتے ہیں کشوف والہام اور رویائے صادقہ کا سلسلہ قائم ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

اِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ:

(البقرہ ۱۸۷)

یعنی اے رسول جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق پوچھیں تو تو جواب دے کہ میں ان کے پاس ہی ہوں جب دعا کرنے والا مجھے پکارے تو میں اس کی دعا قبول کرتا ہوں سو چاہیئے کہ وہ میرے حکم کو قبول کریں اور مجھ پر ایمان لائیں تا وہ ہدایت پائیں۔ حضور فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نصف شب کے بعد نچلے آسمان پر آکر منادی کرواتا ہے کہ کوئی ہے جو مغفرت طلب کرے تو اس کی مغفرت کروں کوئی ہے جو رزق مانگے تو میں اسے رزق دوں کوئی ہے جو اپنے گناہوں کی معافی مانگے تو میں اس کے گناہ معاف کر دوں۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ دو آدمی بڑے بدقسمت ہیں ایک وہ جس نے رمضان پایا اور رمضان گزر گیا اور اس کے گناہ نہ بخشے گئے دوسرا وہ جس نے والدین کو پایا اور والدین گزر گئے اور اس کے گناہ نہ بخشے گئے۔

(مجموعہ فتاویٰ احمدیہ جلد اوّل)

روزہ کے تمدنی فوائد

روزوں کے عظیم الشان روحانی فوائد ہیں یہ ہمارے اندر ایسی صلاحیتیں اور استعدادیں پیدا کرتے ہیں جن کو بروئے کار لا کر ہم اللہ تعالیٰ کی رضاء کو حاصل کر سکتے ہیں۔

یہ ہمارے اندر اطاعت و فرمانبرداری کا مادہ پیدا کرتے ہیں اور صبر و ضبط اور خشیت الٰہی پیدا کرتے ہیں۔

تہذیب نفس اور تزکیۂ نفس کا بہترین ذریعہ ہیں انفاق فی سبیل اللہ۔ ہمدردی مخلوق اور عدل و مساوات کے احساس کو بیدار کرتے ہیں یہ ہر امر خدا کے فضلوں۔ رحمتوں اور برکتوں کا مہینہ ہے۔

جنت کے دروازے کھلنے کا ماہِ مبارک

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ اَوَّلُ لَيْلَةٍ مِّنْ شَهْرِ رَمَضَانَ صُفِّدَتِ الشَّيَاطِيْنُ وَمَرَدَةُ الْجِنِّ وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ النَّارِ فَلَمْ يُفْتَحْ مِنْهَا بَابٌ وَيُنَادِيْ مُنَادٍ يَا بَاغِيَ الْخَيْرِ اَقْبِلْ وَيَا بَاغِيَ الشَّرِّ اَقْصِرْ وَلِلّٰهِ عُتَقَاءُ مِنَ النَّارِ وَذٰلِكَ كُلَّ لَيْلَةٍ

(ترمذی)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس وقت ماہ رمضان کی پہلی رات شروع ہوتی ہے شیطان اور سرکش جن جکڑ دیئے جاتے ہیں دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کا کوئی دروازہ مطلقاً نہیں کھولا جاتا جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور کوئی دروازہ بند نہیں کیا جاتا منادی کرنے والا اعلان کرتا ہے کہ اے طالبِ خیر نیکی کی طرف متوجہ ہو اور اے برائی کا ارادہ کرنے والے تو فوری طور پر بدی سے رُک جا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اس ماہِ رمضان میں کئی لوگوں کو آگ کے عذاب سے آزاد فرماتا ہے اور یہ کارروائی ماہِ رمضان میں ہر روز ہوتی ہے۔

رمضان کی فضیلت اور روزوں کے محاسن پر یہ حدیث کیسی جامع و مانع ہے کیسا مبارک مہینہ ہے ماحول میں یکایک تبدیلی آجاتی ہے۔

ہر روز ذکر الٰہی، تلاوت قرآن کریم، درس قرآن مجید، صدقہ و خیرات اور انفاق فی سبیل اللہ کے مواقع کثرت سے میسر آتے ہیں

روزہ رکھنے کا ثواب

حدیث قدسی میں ہے۔

كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ لَهٗ اِلَّا الصِّيَامَ فَاِنَّهٗ لِيْ وَاَنَا اَجْزِيْ بِهٖ وَالصِّيَامُ جُنَّةٌ

(بخاری کتاب الصوم جلد اوّل صفحہ ۲۵۵)

یعنی انسان کے سب کام اس کے اپنے لئے ہیں مگر روزہ میرے لئے ہے اس لئے میں خود اس کی جزاء بنوں گا اور روزہ گناہوں سے بچنے کی ڈھال ہے۔

نیز فرمایا۔

وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِيْحِ الْمِسْكِ (بخاری کتاب الصوم)

نیز فرمایا۔

مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ

(بخاری کتاب الصوم)

جو شخص ایمان کے تقاضے پورے کرنے کے لئے اور ثواب کی نیت سے رمضان کے روزے رکھتا ہے اس کے گزشتہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اللہ تعالیٰ ہمیں اس مبارک ماہ کی برکات اور فیوض سے متمتع ہونے اور مقبول دعائیں کرنے کی توفیق عطاء فرمائے ہم نہ صرف اپنے لئے بلکہ غلبۂ اسلام کیلئے عمومی دعائیں کریں۔

آمین یا ربّ العلمین ۰

درخواست ہائے دعا

(۱) مکرم مظفر حسین عباسی انسپکٹر بیت المال باندھی ضلع نواب شاہ کے بیٹے مکرم انور حسین صاحب عباسی مسلم کمرشل بنک مردان بیمار ہیں اور راولپنڈی میں زیر علاج ہیں۔

(۲) مکرم وسیم احمد صاحب انجم کے نانا جان محمد ابراہیم صاحب فاطمہ ہسپتال فیصل آباد میں مثانہ کا اپریشن ہوا ہے جو کامیاب ہوا ہے لیکن زخم کی وجہ سے تکلیف اور گھبراہٹ ہے۔

(۳) مکرم شیخ عبدالرحمان صاحب کنری (سندھ) کے بیٹے عبدالحق (عمر ۱۲ سال) کا بازو ٹوٹ گیا ہے

(۴) مکرم قریشی عبدالستار صاحب دہلوی کراچی کی اہلیہ محترمہ انتڑیوں میں زخموں کی وجہ سے بیمار ہیں کراچی میں زیر علاج ہیں۔ حالت تشویشناک ہے۔

(۵) مکرم مرزا محمد رفیق طاہر گلشن کالونی ڈسکہ ضلع سیالکوٹ کے بچے محمد احسن رفیق (عمر دو سال) کو بخار کی وجہ سے دماغی نقص پیدا ہو گیا ہے۔

(۶) مکرم محمد یونس صاحب صاحب مغلپورہ کے بھوپچا مکرم عبدالحق صاحب مجاہد ایک سال سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ ہسپتال میں زیر علاج ہیں ابھی تک کوئی افاقہ نہیں ہوا

قارئین الفضل دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان سب مریضوں کو کامل و عاجل شفا عطا فرمائے۔ آمین!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ماہ رمضان کی فضیلت

(محترم ناظر صاحب اصلاح وارشاد ربوہ)

رمضان بہت ہی بابرکت مہینہ ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے شہرِ عظیم قرار دیا ہے۔ اس مہینہ کی عظمت میں کیا شک ہے کہ جسمیں قرآن مجید جیسی عظیم الشان کتاب لوگوں کی راہنمائی اور ہدایت کے لئے نازل کی گئی۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ اس حقیقت کو واضح کرتے ہوئے فرماتا ہے!

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ ۚ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ

(بقرہ : ۱۸۶)

یعنی رمضان وہ مہینہ ہے کہ جس میں قرآن نازل کیا گیا جو تمام انسانوں کے لئے ہدایت بنا کر بھیجا گیا ہے اور جو اپنے اندر کھلے کھلے دلائل اور نشان رکھتا ہے۔ پس تم میں سے جو کوئی اس مہینہ کو پائے اسے چاہیئے کہ وہ اس کے روزے رکھے

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے رمضان کی فضیلت بیان فرما کر مسلمانوں کو توجہ دلائی ہے کہ وہ اس میں روزے رکھ کر اس ماہ کی برکات سے فائدہ اٹھائیں اور اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور فضلوں کو حاصل کریں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث سے بھی پتہ چلتا ہے کہ روحانی لحاظ سے رمضان کے دن اپنے اندر ایک خاص فضیلت رکھتے ہیں۔

اس بارہ میں حضرت ابوہریرہؓ ایک حدیث بیان فرماتے ہیں۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عليه وسلم اِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ فُتِحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَسُلْسِلَتِ الشَّيَاطِيْنُ (بخاری)

حضرت ابوہریرہؓ روایت بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دئے جاتے ہیں اور شیطانوں کو زنجیروں سے جکڑ دیا جاتا ہے۔

اس حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عیاں ہے کہ رمضان میں ایسا روحانی انتشار ہوتا ہے کہ ماحول نیکی عبادات اور ذکر الٰہی سے بھر جاتا ہے اور اگر انسان ذرا بھی کوشش کرے تو وہ اپنے عمل سے جہنم کے دروازے اپنے اوپر بند کر سکتا ہے اور جنت میں داخل ہونے کی راہ اس کے لئے آسان ہو جاتی ہے اس لئے اس موقعہ سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ رمضان کی عظمت اور برکات کا ذکر کرتے ہوئے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔

"رمضان سورج کی تپش کو کہتے ہیں رمضان میں چونکہ انسان اکل وشرب اور تمام جسمانی لذتوں پر صبر کرتا ہے۔ دوسرے اللہ تعالیٰ کے احکام کے لئے ایک حرارت اور جوش پیدا کرتا ہے۔ روحانی اور جسمانی حرارت اور تپش مل کر رمضان ہوا۔ اہل لغت جو کہتے ہیں کہ گرمی کے مہینے میں آیا اس لئے رمضان کہلایا۔ میرے نزدیک یہ صحیح نہیں ہے۔ کیونکہ یہ عرب کے لئے خصوصیت نہیں ہو سکتی۔ روحانی رمضان سے مراد روحانی ذوق وشوق اور حرارت دینی ہوتی ہے رمضان اس حرارت کو بھی کہتے ہیں جس سے پتھر وغیرہ گرم ہوتے ہیں" (ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۳۰۹)

"رمضان دعا کا مہینہ ہے شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ۔ سے ہی ماہ رمضان کی عظمت معلوم ہوتی ہے صوفیوں نے اس مہینہ کو تنویر قلب کیلئے عمدہ لکھا ہے۔ اس میں کثرت سے مکاشفات ہوتے ہیں نماز تزکیۂ نفس کرتی ہے اور روزہ سے تجلیٔ قلب ہوتی ہے۔ تزکیۂ نفس سے مراد یہ ہے کہ نفس امارہ کی شہوات سے بُعد حاصل ہو جائے۔ اور تجلیٔ قلب سے مکاشفات ہوتے ہیں جن سے مومن خدا کو دیکھ لیتا ہے اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ میں یہی اشارہ ہے"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۲۵۶)

نیز فرمایا "حدیث شریف میں آیا ہے کہ دو آدمی بڑے بدقسمت ہیں کہ ایک وہ جس نے رمضان پایا اور رمضان گذر گیا اور اس کے گناہ بخشے نہ گئے اور دوسرا وہ جس نے والدین کو پایا اور والدین گذر گئے اور اس کے گناہ بخشے نہ گئے"۔ (الحکم ۲۹ر فروری ۱۹۰۸ء)

پس رمضان بڑی عظمت اور فضیلت والا مہینہ ہے یہ اللہ تعالیٰ کی بخشش اور رضا حاصل کرنے کے دن ہیں یہ روحانی مدارج طے کرنے کا موسم ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے فضل واحسان سے ہم سب کو ان مبارک دنوں سے فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

"قرآن کو یاد رکھنا پاک اعتقاد رکھنا"

(مکرم نذیر احمد صاحب خادم چک 7-R/LB4 ضلع بہاولنگر)

سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی بانی سلسلہ احمدیہ نے عام لوگوں کی قرآن کریم سے روگردانی کو دیکھ کر انہیں نورِ مبین کی طرف متوجہ کرنے اور غیر مسلم معترضین کی طرف سے قرآن کریم پر کئے گئے بے شمار اعتراضات کا جواب دینے کیلئے اپنے قلم سے سیف کا کام لیا اور قرآنی علوم ومعارف کو پھیلانے اور تمام سماوی وارضی کتب پر قرآن مجید کی فضیلت ثابت کرنے کیلئے عدیم المثال جہاد کبیر فرمایا اور ارشاد ربانی

جَاهِدْهُمْ بِهٖ جِهَادًا كَبِيْرًا

کا حق ادا کر دیا۔

وَذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ۔

آپکی اسی سے زائد کتب میں اس کثرت سے قرآنی حقائق اور علوم بیان کئے گئے ہیں۔ جن کی نظیر اور کہیں نہیں ملتی آپ نے ترجمہ وتفسیرِ قرآن کے ایسے بنیادی اصول وشرائط مقرر فرمائی ہیں جنہیں اپنانے سے ہی قرآنِ کریم کا حقیقی ترجمہ اور تفسیر کی جا سکتی ہے

حضرت اقدس نے قرآنی علوم کی عالمگیر اشاعت کے لئے اللہ تعالیٰ کے حکم سے قائم فرمودہ اپنی جماعت کے قلوب میں عشقِ قرآن کی وہ لازوال شمع فروزاں کی ہے جو آج اقصائے عالم میں قرآن پاک کی حقیقی تعلیمات کو پھیلانے میں پوری اولوالعزمی وسرگرمی سے مصروفِ عمل ہے۔

ضرورت اس امر کی ہے کہ خدمت واشاعتِ قرآن کا یہ جذبہ فرزندان احمدیت میں نسلاً بعد نسلٍ منتقل ہوتا چلا جانا چاہیئے تاکہ یہ جہاد کبیر قیامت تک پوری قوت سے جاری رہے۔ حضرت اقدس کے دل میں اس بات کی شدید تڑپ تھی کہ افراد جماعت قرآن سے وابستہ رہیں اسے سیکھتے رہیں دوسروں کو سکھلاتے رہیں اور ساری دنیا کے کناروں تک آفتاب فرقان مجید کی شعاعوں اور نورانی کرنوں کو پہنچاتے رہیں۔ آپ اپنی جماعت کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں کہ وہ قرآن کو ہمیشہ یاد رکھے اسے کبھی فراموش نہ کرے۔ حضرت اقدس ہمیں انتہائی تاکید فرماتے ہیں کہ۔

۱۔ "تمہارے لئے ایک ضروری تعلیم یہ ہے کہ قرآن شریف کو مہجور کی طرح نہ چھوڑ دو کہ تمہاری اسی میں زندگی ہے"۔

۲۔ "جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے"۔

۳۔ "جو لوگ ہر ایک حدیث اور قول پر قرآن کو مقدم رکھیں گے ان کو آسمان پر مقدم رکھا جائیگا"

۴۔ "نوع انسان کے کیلئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن"۔

۵۔ "جو شخص قرآن کے سات سو حکم میں سے ایک چھوٹے سے حکم کو بھی ٹالتا ہے وہ نجات کا دروازہ اپنے ہاتھ سے اپنے پر بند کرتا ہے"

۶۔ "قرآن کی ہدایت کے برخلاف ایک قدم بھی نہ اٹھاؤ"

۷۔ "حقیقی اور کامل نجات کی راہیں قرآن نے کھولیں"

۸۔ "تم قرآن کو تدبر سے پڑھو اور اس سے بہت ہی پیار کرو"

۹۔ "خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا اَلْخَيْرُ كُلُّهٗ فِي الْقُرْاٰنِ کہ تمام قسم کی بھلائیاں قرآن میں ہیں"

۱۰۔ "کوئی بھی تمہاری ایسی دینی ضرورت نہیں جو قرآن میں نہیں پائی جاتی۔ تمہارے ایمان کا مصدق یا مکذب قیامت کے دن قرآن ہے"

۱۱۔ "قرآن وہ کتاب ہے جس کے مقابل پر تمام ہدایتیں ہیچ ہیں"

اے فرزندان احمدیت! خاکسار نے حضرت اقدس کی صرف ایک کتاب

"کشتی نوح"

میں مذکورہ صرف بارہ ۱۲ فقرے چنے ہیں۔ خدا کے ہاتھ سے صاف کئے ہوئے قلبِ صافی سے نکلے ہوئے یہ بابرکت فقرے نہایت پر حکمت فقرے حسن وسادگی اور لطافت وفصاحت کو لئے ہوئے اور براہ راست دلوں پر وار کرنے والے یہ فقرے احمدیہ لٹریچر کی جان ہیں یہ فقرے ہماری شان وآن ہیں۔ یہ شہ پارے رحمتِ ایزدی کی نظرِ محبت ہے ان پر کہ شانِ قرآن، عظمت قرآن ان سے جھلکتی ہے۔ دل کی اندھیری دنیا منور ہوتی ہے ان سے۔ ہماری زندگی کا راز ہے ان میں۔ ہماری نجات کا سامان ہے ان میں۔ ہماری تمام تر فلاح منحصر ہے ان پر عمل کرنے میں۔ ہر آزمائش وابتلا سے سرخرو اور سربلند ہو کر باہر نکلنے کا راز ان حیات بخش و نجات آفریں فقرات کو سمجھنے، ان پر عمل کرنے انہیں اپنا دستور العمل اور حرزِ جان بنانے میں مضمر ہے۔

پس آیئے ہم ان فقرات ان پُرشوکت و پرعظمت اور حسین وجمیل اعلانات کی منادی کر دیں اپنے گھر میں اپنے محلہ میں اپنے شہر میں اپنے وطنِ عزیز پاکستان کے ہر کونے میں اور دنیا کے ہر ملک اور ہر گھر میں کہ خدا کی نگہبانی اور تائیدِ ان مقدس فقرات واعلانات کے حاملین کے ساتھ ہے۔ قرآن کریم کی حکومت اور حکمت قرآن کریم کی تعلیم اور عظمت کے دنیا پر قائم ہونے کا وقت اب آگیا ہے یہ خدائی منصوبہ اور تقدیر ہے جسے دنیا کی کوئی طاقت ناکام نہیں بنا سکتی بلکہ ناکامی ونامرادی اللہ تعالیٰ نے ان بدنصیبوں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کا مقدر بنا دی ہے جو اشاعت قرآن میں روک بننے کی کوشش کرتے ہیں۔

پس اے حضرت اقدس کے درختِ وجود کی سرسبز شاخو! اپنی زندگی قومی و جماعتی زندگی اسلام کی زندگی کو بقائے دوام دینے کیلئے اپنے محبوب و مرشد کے دست حق پرست پر لئے ہوئے اس عہد بیعت کو یاد رکھو کہ ہر بیعت کرنے والا " قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کرے گا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر یک رہ میں دستور العمل قرار دے گا۔"

زمانہ کے امام کی روح آپ میں سے ہر ایک کو پکار رہی ہے، چھوٹے کو بڑے کو۔ مرد کو عورت کو کہ قرآن کو یاد رکھنا اسے کبھی نہ بھولنا اس کی تلاوت، اس کے ترجمہ کو روزانہ پڑھنے اس کی تعلیمات پر عمل کر کے اپنے ایمان و اعتقاد کو درست رکھنے سے کبھی غافل نہ ہونا۔ میں اپنی ان دردمندانہ گذارشات کو حضرت اقدس (اللہ تعالیٰ کے بے شمار سلام ہوں آپ پر) کے اس پُر درد ارشاد و پیغام پر ختم کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں کہ ؎

" قرآں کو یاد رکھنا پاک اعتقاد رکھنا
فکرِ معاد رکھنا پاس اپنے زاد رکھنا۔"

اللہ تعالیٰ ہم سب کو ساری زندگی اس زندگی بخش پیغام پر عمل کرتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمارا خدا خود مددگار اور حامی و ناصر ہو۔ آمین

مقررہ ٹارگٹ کے حصول کیلئے نمایاں وعدے

سال نمبر ۴۷ — قسط نمبر ۱۸

۳۲۵	مکرم میاں نذیر احمد صاحب ناصر	ڈسکہ	۱۰۰۰	روپے
۳۲۶	" چوہدری بشیر احمد صاحب صراف	"	۱۰۲۹	"
۳۲۷	" ملک حمید اللہ صاحب مع بنات	"	۱۳۵۰	"
۳۲۸	" چوہدری غلام رسول صاحب	ریلوے کے	۱۰۱۵	"
۳۲۹	" خواجہ محمد امین صاحب	سمبڑیال	۱۰۰۰	"
۳۳۰	" چوہدری محمد طفیل صاحب	دلم کاہلواں	۱۰۰۶	"
۳۳۱	" مرزا سعید احمد صاحب	سیالکوٹ	۵۷۵	"
۳۳۲	" لئیق احمد صاحب	"	۵۰۰	"
۳۳۳	" ارشد محمود گوندل صاحب	"	۵۰۰	"
۳۳۴	" بیگم رانا عزیز احمد صاحب	" چھاؤنی	۵۰۰	"
۳۳۵	" میجر اویس طارق صاحب	" "	۵۰۰	"
۳۳۶	" چوہدری اعجاز احمد صاحب مع برادران	بھڈال	۶۰۰	"
۳۳۷	" رفیق احمد صاحب بٹ مع برادران	ترسکہ	۶۱۳	"
۳۳۸	" چوہدری اللہ دتہ صاحب	چاندوکے	۵۰۰	"
۳۳۹	" چوہدری محمود احمد صاحب	ڈسکہ	۵۰۰	"
۳۴۰	" ملک بشیر احمد ولد سردار خاں صاحب	ساہووالہ	۵۲۰	"
۳۴۱	" چوہدری محمد اعظم صاحب	سمبڑیال	۵۰۰	"
۳۴۲	" چوہدری محمد اختر صاحب وڑائچ	بدوملہی	۵۱۰	"
۳۴۳	" غلام رسول صاحب باٹا شو کمپنی	سیالکوٹ	۵۰۰	"
۳۴۴	" میجر چوہدری رحمت علی صاحب (منجانب والدین مرحومین)	"	۶۰۰	"
۳۴۵	" الطاف محمود صاحب گوندل	" شہر	۵۰۰	"

وکیل المال اوّل تحریک جدید

رمضان المبارک

رمضان المبارک کی برکات سے خود بھی خوب استفادہ فرمائیں اور اپنی دعاؤں میں نصرت جہاں آگے بڑھو پروگرام کے مجاہدین (ڈاکٹرز اور ٹیچرز) کو بھی ضرور یاد فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے بلالی بھائیوں کی شاندار خدمات کی توفیق دیتا چلا جائے تا غلبہ اسلام کی مہم جلد تر سر ہو! آمین!!

نیز آج کل مغربی افریقہ کے احمدیہ سکولوں میں تعمیر کا کام بھی جاری ہے ان کی جلد تکمیل کے لئے بھی احباب جماعت خاص طور پر دعا فرمائیں!

(سیکرٹری نصرت جہاں ربوہ)

نادہند لجنات

لجنہ کے مالی سال ختم ہونے میں ۲ ماہ کا قلیل عرصہ باقی ہے مگر افسوس ہے کہ باوجود بار بار کی یاد دہانیوں کے مندرجہ ذیل لجنات کی طرف سے ابھی تک چندہ ممبری لجنہ۔ ناصرات ممبری۔ اجتماع لجنہ و ناصرات۔ خدمتِ خلق موصول نہیں ہوا۔ براہ کرم تمام ایسی لجنات اپنے لازمی چندے ماہ ستمبر ۱۹۸۱ء سے پہلے پہلے ادا کر دیں۔ اس کے بعد آنے والا چندہ اس سال کے چندے میں ہرگز شامل نہیں کیا جائے گا۔ شکریہ

سیکرٹری مال دفتر لجنہ مرکزیہ

ضلع جھنگ

جل بھٹیاں۔ چک ۴۹۷۔ ٹھٹھہ سندرانہ۔ عنایت پور۔ ٹھٹھہ شیرے دا۔ پکا نسوانہ۔ چک ۲۲۵۔ باگڑ۔ چک ۲۰ مگھ۔

ضلع فیصل آباد

گوجرہ۔ جڑانوالہ۔ چک جھمرہ۔ چک ۲۷۵ کرتار پور۔ چک ۹۶۔ چک ۸۹ رتن۔ چک ۱۶۷ چک ۵۸۶ گنگا پور۔ چک ۲۸۷۔ چک ۷۶۔ چک ۶۶۷ ماہل کلاں۔ چک ۳۶۷ جلیانوالہ۔ چک ۱۴۶ کھیوہ۔ چک ۱۹۵ رکھ جنڈانوالہ۔ چک شہباز پور۔ ماموں کانجن۔ چک ۱۴۷ R.B۔ چک ۱۰۲ بڈھے والا۔ چک ۲۰۸ چوہدری والا۔ چک ۱۳۷ کلیانوالہ۔ چک ۵۸ ٹمکڑہ۔ چک ۲۷۔ چک ۲۵۲ چک ۱۲۵ لدھڑ۔ چک ۱۲۷۔ بہلول پور۔ چک ۲۴۳ کلیانوالہ۔ چک ۴۵۳ اکال والی۔ چک ۴۴ اعادہ۔ چک ۴۷۱ گ ب۔ چک ۶۷ ماہل کلاں۔ چک ۵۵ برج۔ چک ۲۶۷۔ چک ۵۶۔ چک ۵۷ چک ۵۰ سیٹھالہ۔ چک ۷۵۔ چک ۴۱۶۔ چک ۱۴۲۔ چک ۳۹۴۔ چک ۱۰۰ R.B۔

ہفتۂ اصلاح و ارشاد

(۱) امسال یہ رعایت مجالس انصاراللہ کو دی گئی ہے کہ وہ اپنے اپنے حالات کے مطابق ہفتۂ اصلاح و ارشاد کے لئے تاریخیں خود مقرر کریں مگر اگست یا ستمبر میں۔ اور ان تاریخوں سے مرکز کو اطلاع دیں تا ہم آپ کی مدد کے لئے پروگرام بنا سکیں۔

(۲) نیز ہفتۂ اصلاح و ارشاد کے دوران مجالس نے مندرجہ ذیل پروگرام خود ہی ترتیب دینے ہیں اور ان کی کامیابی کے لئے ابھی سے جدوجہد کرنی ہے۔

(i) علمی مذاکرات یا مجالس سوال و جواب کا انعقاد

(ii) سلائیڈز یا مووی فلم یا وی سی آر (ٹیلی ویژن) کے ذریعہ جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی احباب تک پہنچانی

(iii) حضور ایدہ اللہ سے ملاقات اور ربوہ کی برکات سے مستفید ہونے کے لئے ربوہ آنے کا پروگرام

(قائد اصلاح و ارشاد مجلس انصاراللہ مرکزیہ)

دعائے مغفرت

میری والدہ محترمہ عائشہ بی بی اہلیہ محترم مرزا شہاب الدین صاحب آف چک ۵۵۹ ج ب احمد آباد حال دارالعلوم غربی ربوہ ۳ر جولائی ۸۱ء کو شام ۷ بجے اپنے بڑے لڑکے مرزا شرف دین صاحب اشرف فیصل آباد کے پاس چند دن بیمار رہ کر وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْن! فیصل آباد کے احمدی اور غیر از جماعت احباب نے رات ۱۰ بجے نماز جنازہ پڑھی۔ بعد ازاں جنازہ ربوہ لایا گیا۔ اگلے روز دن کے ۱۱ بجے دفاتر صدر انجمن احمدیہ میں مولانا عبدالمالک خان صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی بعد ازاں جنازہ بہشتی مقبرہ لے جایا گیا۔ جس میں کثرت سے احباب نے شرکت فرمائی۔ تدفین کے بعد مولانا عنایت اللہ صاحب احمدی سابق مبلغ مشرقی افریقہ نے دعا کروائی۔

مرحومہ موصیہ تھیں۔ بہت ملنسار اور مہمان نواز تھیں۔ مرحومہ اپنے چک میں صدر موصیات اور صدر لجنہ اماء اللہ رہیں۔ مرکز سلسلہ سے آنے والے مہمانوں انسپکٹران اور مربیان کی مہمان نوازی بڑے شوق سے کیا کرتی تھیں اور غیر از جماعت احباب بھی ان کے حسنِ اخلاق سے بہت متاثر تھے۔ مرحومہ نے اپنے پیچھے تین لڑکے اور تین لڑکیاں اور ۱۶ پوتے پوتیاں۔ ۳۵ نواسے نواسیاں چھوڑے ہیں۔

بزرگانِ سلسلہ اور احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین!

(مرزا محمد اسلم بمبر مرچنٹ ریلوے روڈ۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:-
مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو پندرہ یوم کے اندر اندر دفتر بہشتی مقبرہ کو اطلاع دیں۔
(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۲۴۷۴۱:-

میں چوہدری ظفر اللہ خان چیمہ ولد چوہدری محمد حسین صاحب چیمہ قوم چیمہ پیشہ ملازمت عمر ۵۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن پیپلز کالونی فیصل آباد بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۸۱/۷/۲۲ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

(۱) مکان نمبر ۵۰۱ بی پیپلز کالونی برقبہ ۱۲ مرلے مالیتی ۲½ لاکھ روپے۔

(۲) زرعی اراضی ساڑھے سولہ ایکڑ واقع چک ۸۸ شمالی سرگودھا مالیتی اڑھائی لاکھ روپے۔

اس وقت مجھے مبلغ اٹھارہ صد روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں اور مبلغ آٹھ ہزار روپے سالانہ آمد از جائیداد مندرجہ بالا ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی۔ ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:- ظفر اللہ چیمہ ۵۰۱ بی پیپلز کالونی فیصل آباد۔

گواہ شد نمبر ۱:- حافظ محمد اکرم ولد فضل کریم سیکرٹری رشتہ ناطہ جماعت احمدیہ فیصل آباد۔

گواہ شد نمبر ۲:- چوہدری عبدالغنی ولد چوہدری علی بخش صاحب پیپلز کالونی فیصل آباد۔

مسل نمبر ۲۴۷۴۲:-

میں حمیدہ بیگم زوجہ گلزار احمد صاحب قوم اعوان عمر ۴۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۱۱۲۔ سٹیڈیم روڈ سرگودھا۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۸۰/۷/۱۳ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

(۱) حق مہر ۲،۰۰۰/- روپے وصول شدہ۔

(۲) زیورات طلائی ۲۷ تولہ ۸ ماشے مالیتی ۶۶۴۰/- روپے۔

(۳) دو عدد کلائی گھڑیاں مالیتی ۶۰/- روپے

اس وقت مجھے مبلغ یکصد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگا۔ ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوگی حصہ آمد بشرح چندہ عام تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الاعتہ:- حمیدہ بیگم زوجہ گلزار احمد صاحب ۱۱۲ سٹیڈیم روڈ سرگودھا۔

گواہ شد نمبر ۱:- گلزار احمد خاوند موصیہ

گواہ شد نمبر ۲:- محمد عامل بدر ولد مولوی محمد عارف صاحب وصیت نمبر ۶۶۷۰۔

مسل نمبر ۲۴۷۴۳:-

میں محمد بخش ولد غلام حسن خان صاحب قوم بلوچ پیشہ زمینداری عمر ۷۰ سال بیعت ۱۹۶۲ء ساکن شیر پور ضلع تھرپارکر بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۸۱/۷/۱۲ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

(۱) ایک راس بھینس مالیتی ۵،۰۰۰/- روپے

(۲) زرعی اراضی ۲ کنال واقع چاہ گنج والا ضلع ڈیرہ غازی خان مالیتی ۵،۰۰۰/- روپے۔

(۳) ۱۷ ایکڑ اراضی الاٹمنٹ محمد آباد والی واقع ڈبلیو۔ سی۔ ۱۲ ساکن شیر پور مالیتی ۲۵۵۰۰/- بلاک (۴،۳) ۱۸/۴۱ ۔ ۱۰ ایکڑ/۱۹/۴

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔"

مبلغ ۶۰۰۰/- روپے سالانہ آمد از جائیداد مندرجہ بالا ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی۔ ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:- محمد بخش ولد غلام حسن خان صاحب شیر پور ۵۰ محمد آباد ضلع تھرپارکر سندھ۔

گواہ شد نمبر ۱:- محمد عبداللہ وصیت نمبر ۷۱۹۱ ناظم انصار اللہ تھرپارکر۔

گواہ شد نمبر ۲:- منشی نذیر احمد زعیم انصار اللہ لطیف نگر۔

مسل نمبر ۲۴۷۴۴:-

میں بشیراں بی بی زوجہ چوہدری غلام محمد صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۴۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اقبال ٹاؤن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۸۱/۷/۷ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

(۱) حق مہر ۳۰۰/- روپے بذمہ خاوند۔

(۲) زیورات طلائی وزنی ۵ تولہ مالیتی ۱۱،۰۰۰/- روپے۔

میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الاعتہ:- بشیراں بی بی زوجہ چوہدری غلام محمد صاحب اقبال ٹاؤن لاہور۔

گواہ شد نمبر ۱:- خلیل احمد گھمن ولد چوہدری فقیر محمد صاحب گھمن دارالرحمت شرقی ب ربوہ

گواہ شدہ نمبر ۲:- محمد لطیف ولد چوہدری غلام رسول صاحب چک ۸۴ گ۔ ب ضلع فیصل آباد

انصار اللہ اور وقف جدید کی مالی قربانیاں

سیدنا حضرت مصلح موعود نے وقف جدید کے متعلق فرمایا:-

"اب بعض وعدے ایسے آرہے ہیں جن سے پتہ لگتا ہے کہ جماعت کے افراد پر یہ بات واضح ہوگئی ہے اور وہ اسے سمجھ رہے ہیں۔ چنانچہ اب چھ روپے سے زیادہ کے وعدے بھی آرہے ہیں۔ لیکن جب یہ بات پوری طرح سے واضح ہوجائے گی تو ایسے دوست بھی نکل آئیں گے جو مثلاً ۵۰۰/- روپے یا ۶۰۰/- روپے دے دیں اور پھر اللہ تعالیٰ اسے اور پھیلائے گا تو ایسے مالدار بھی نکلیں گے جو اکیلے ہی اپنی طرف سے اس تحریک میں ہزار یا ڈیڑھ ہزار، دو ہزار، چار ہزار روپے بھی دے دیں۔"

(الفضل ۲۲ جنوری ۱۹۵۸ء)

خدا تعالیٰ کے فضل سے حضور کا مبارک فرمان ہر سال کئی کئی بار اپنی پوری شان کے ساتھ پورا ہوتا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسے دوستوں کو جو اس فرمان کو پورا کرنے کا باعث بنتے ہیں۔ اپنے فضل و کرم سے جزاء خیر عطا فرمائے۔ اور ان کے اموال اور اولاد میں برکت دے۔ آمین

دعا ہے کہ خدا تعالیٰ ذی ثروت احمدی احباب کو ۵۰۰/- روپے یا ۱۰۰۰/- روپے یا اس سے زائد چندہ وقف جدید ادا کر کے معاونین خاص میں شامل ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

تمام زعماء انصار اللہ سے گزارش ہے کہ اپنی جماعت کے زیادہ سے زیادہ دوستوں کو وقف جدید کے معاونین خصوصی میں شامل کرنے کی مساعی فرمائیں اور مرکز میں ایسی رپورٹیں بھجوائیں۔

(فائد وقف جدید انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

قائدین اضلاع متوجہ ہوں

امسال جو ضلع نسبتاً سب سے زیادہ خدام کو سالانہ مرکزی امتحانات میں شامل کر کے پرچے مرکز میں بھجوائے گا اس قائد ضلع کا نام مع مجالس حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں درخواست دعا کے لئے پیش کیا جائے گا۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بشاشتِ قلب کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کی جانے والی عدیم المثال مالی قربانیاں

حضرت اقدس کو جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضور کے والدِ ماجد کی وفات کے قرب کی الہاماً اطلاع ملی تو آپ کے دل میں کچھ فکر پیدا ہوئی۔ کیونکہ بعض مالی وسائل کا تعلق آپ کے والدِ ماجد سے تھا۔ تب اللہ تعالیٰ نے بڑے پیار کے ساتھ آپکو تسلی دی اور الہاماً فرمایا

اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ

کیا اللہ تعالیٰ تیرے جیسے پیارے بندے کیلئے جس نے اپنا سب کچھ میری رضا کیلئے وقف کر رکھا ہے کافی نہیں ہے؟

حضرت اقدس فرماتے ہیں اس الہام کے بعد اللہ تعالیٰ نے ایسے رنگ میں میری کفالت فرمائی کہ کبھی کسی مشفق باپ نے اپنے کسی بیٹے کی ایسی کفالت نہیں کی ہو گی ایک وہ زمانہ تھا کہ آپ کی تائی صاحبہ آپ کو کھانا بھولنا بھول جاتی تھیں (باوجود اس امر کے کہ آپ والد ماجد کی جائیداد میں بڑے بھائی کے ساتھ برابر کے شریک تھے) پھر جب تائی صاحبہ کو کئی گھنٹے بعد یاد آتا تو کھانے کے دستر خوان کے بچے کھچے ٹکڑے آپ کے لئے مسجد میں بھجوا دیتیں حضرت اقدس کو اللہ تعالیٰ نے ایک کشف میں نان عطا کیا اور فرمایا " یہ نان تیرے لئے اور تیرے ساتھ کے درویشوں کیلئے ہے " آج ہم اللہ کے فضل سے اسی نان پر پل رہے ہیں حضرت اقدس اپنے ایک عربی شعر میں فرماتے ہیں۔

لفاظات الموائد کان اکلی
فصرت الیوم مطعام الاھالی

یعنی ایک وہ زمانہ تھا جب دستر خوان کے بچے کھچے ٹکڑے میرے حصہ میں آتے تھے آج خدا کے فضل سے میرے ذریعہ بڑے بڑے خاندان پل رہے ہیں۔ الحمدللہ۔ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت اقدس کو مبعوث فرمایا تو آپ اکیلے تھے۔ آپ دعائیں کر رہے تھے کہ اے اللہ مجھے ساتھی دے۔ اللہ تعالیٰ نے الہاماً آپ سے فرمایا " میں تیرے خالص اور دلی محبوں کا گروہ بھی بڑھاؤنگا اور ان کے نفوس اور اموال میں برکت دونگا "

(اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء)

اور پھر اللہ تعالیٰ نے شمال و جنوب، مشرق و مغرب سے سعید روحوں کو چن چن کر آپ کے گرد جمع کرنا شروع کر دیا۔ اسلام کی نشاۃ ثانیہ اور حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے دنیا کے دل جیت کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی جھولی میں ڈالنے کے عظیم مقاصد کے حصول کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت اقدس کو ایک بہت ہی مخلص جماعت عطا فرمائی۔ فدائیوں کی جماعت جاں نثاروں کی جماعت۔ اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے سب کچھ قربان کر دینے والی جماعت۔ فنافی اللہ اور فنافی الرسول جماعت۔ جو دنیا میں ہوتے ہوئے دنیا میں نہیں ہوتی۔ حضرت اقدس اکیلے تھے اب ماشاء اللہ آپ کے خدام کی تعداد جو صدق و وفا اور ایثار و فدائیت کے مجسمے ہیں ایک کروڑ سے اوپر جا چکی ہے چنانچہ حضرت اقدس مخلصین جماعت کا ذکر فرماتے ہوئے فرماتے ہیں " میں خدا تعالیٰ کا شکر کرتا ہوں کہ اس نے مجھے ایک مخلص اور وفادار جماعت عطا کی ہے۔ میں دیکھتا ہوں کہ جس کام اور مقصد کے لئے ان کو بلاتا ہوں نہایت تیزی اور جوش کے ساتھ ایک دوسرے سے پہلے اپنی ہمت اور توفیق کے مطابق آگے بڑھتے ہیں۔ اور میں دیکھتا ہوں کہ ان میں صدق و اخلاص پایا جاتا ہے۔ میری طرف سے کسی امر کا اشارہ ہوتا ہے اور وہ تعمیل کے لئے تیار ..... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے وہ صدق و صفا کا نمونہ دکھایا جس کی نظیر دنیا کی تاریخ میں نہیں مل سکتی ..... یہی صدق و وفا تھی جس نے ان کو آخر کار بامراد کیا اسی طرح میں دیکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے میری جماعت کو بھی اسی قدر اور مرتبہ کے موافق ایک جوش بخشا ہے اور وہ وفاداری اور صدق کا نمونہ دکھاتے ہیں "

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۳۳۶)

یہ مخلص اور وفادار جماعت خدا کے فضل سے بڑی ہی قربانی کرنے والی جماعت ہے قریباً ہر مقام کی جماعت کو یہ فکر ہوتی ہے کہ فَاسْتَبِقُوا الْخَیْرَاتِ کے ارشاد الٰہی کے پیش نظر کسی نیک کام میں وہ دوسری جماعتوں سے پیچھے نہ رہ جائے۔ اسی فدائیت اور ایثار اور صدق و وفا کا شاندار مظاہرہ پاکستان بھر کی جماعتوں نے پچھلے دنوں صدر انجمن احمدیہ کے مالی سال کے آخری ایام میں کیا جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

صدر انجمن احمدیہ پاکستان کے بجٹ میں ہر سال معتدبہ اضافہ کیا جاتا ہے۔ ۳۰ جون ۱۹۸۱ء کو ختم ہونے والے مالی سال میں بھی گذشتہ سال کے بجٹ کے مقابلے پر خاصہ بڑا اضافہ تھا۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ میں اور بھی کئی ایک بابرکت مالی تحریکیں جاری ہیں مثلاً صد سالہ جوبلی فنڈ تحریک جدید۔ وقف جدید وغیرہ۔ ان سب تحریکوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کے باوجود جماعتہائے احمدیہ پاکستان کے ایثار پیشہ مخلصین نے صدر انجمن احمدیہ کے چندہ جات چندہ عام و حصہ آمد چندہ جلسہ سالانہ وغیرہ کی ادائیگی میں بہت شاندار قربانی کا مظاہرہ کیا۔ بجٹ خدا کے فضل سے ۱۵ جون کو پورا ہو چکا تھا۔ اس کے بعد بھی جماعتیں اس دوڑ میں حصہ لیتی چلی گئیں۔ تاریخ احمدیت میں ۲۵ جون ۱۹۸۱ء کا مبارک دن سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے جب دوسری عظیم مالی تحریکوں کے باوجود صدر انجمن احمدیہ کے سالانہ محاصل خدا کے فضل سے ایک کروڑ سے اوپر جا چکے تھے۔ الحمدللہ علیٰ ذالک۔ رقمیں موسلا دھار بارش کی طرح آ رہی تھیں ۳۰ جون مالی سال کا آخری دن تھا۔ صبح سے ہی دور اور نزدیک سے عہدیداران جماعت چندہ جات کی رقمیں جمع کروانے کیلئے دیوانہ وار آ رہے تھے تانتا بندھا ہوا تھا۔ خزانے کی کھڑکیوں پر لمبی قطاریں تھیں شدید گرمی میں دوست کھڑے اپنی باری کا انتظار کر رہے تھے یہ سلسلہ خدا تعالیٰ کے فضل سے دفتر بند ہونے کے اوقات سے کافی دیر بعد تک جاری رہا۔ چھوٹی بڑی سب جماعتوں سے دوست رقمیں لئے آ رہے تھے ہر دوست کو یہ فکر تھی کہ وہ رقم جمع کروانے سے رہ نہ جائے اور جب کوئی دوست رقم جمع کروا لیتے تو بشاشت کے ساتھ ان کا چہرہ دمک رہا ہوتا اور ان کی زبان سے الحمدللہ کے الفاظ جاری ہوتے یوں محسوس ہوتا تھا کہ چھوٹی چھوٹی پوٹلیاں تمام دیہاتی جماعتوں سے آنیوالے دوست بھی یہ سمجھتے ہیں کہ وہ آج اس دوڑ میں پیچھے رہ گئے تو کہیں کے نہ رہیں گے۔ اور اپنی بستی کے لئے خدا کے حضور جواب دہ ہوں گے۔ یہی جذبہ خدا کے فضل سے جماعت کے سب عہدیداروں میں نمایاں نظر آ رہا تھا چنانچہ لازمی چندہ جات میں ۳۰ جون کو صرف ایک دن کی وصولی خدا کے فضل سے بارہ لاکھ سے اوپر تھی ثم الحمدللہ۔ خدا کے فضل سے جماعتہائے پاکستان نے صدر انجمن احمدیہ کا گذشتہ سال کا بجٹ لاکھوں روپے کی بیشی سے پورا کر دیا۔ اللہ تعالیٰ مخلصین جماعت کی یہ قربانی قبول فرمائے۔ ان کے اخلاص و ایمان۔ نفوس و اموال میں بے حد برکت دے اور انہیں آئندہ نیک تحریکوں میں پہلے سے کہیں بڑھ کر حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

یہ سب قدرت ثانیہ کے دور ثالثہ کی برکت ہے۔ دور ثالثہ کے ابتدائی ایام میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے اللہ تعالیٰ نے الہاماً وعدہ فرمایا۔

" میں تینوں اینا دیاں گا کہ توں رج جائیں گا "

یعنی میں تجھے اتنا دوں گا کہ تم سیر ہو جاؤ گے۔ ۱۹۶۵ء میں صدر انجمن احمدیہ کا محاصل خالص کا بجٹ بیس لاکھ روپیہ تھا۔ اب خدا کے فضل سے ایک کروڑ سے کہیں اوپر جا چکا ہے۔

وَذَالِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ

اے خدا تو ہماری ان حقیر قربانیوں کو قبول فرما لے کہ یہ بھی تیرا احسان ہوگا۔

(محبوب عالم خالد۔ ناظر بیت المال آمد۔
صدر انجمن احمدیہ پاکستان۔ ربوہ)

دُعائے مغفرت

میری بھاوجہ حنیفہ بیگم صاحبہ اہلیہ برادرم محترم چوہدری نذیر احمد صاحب چک نمبر ۲۳ جنوبی۔ سرگودھا مورخہ ۶ جولائی بروز سوموار دوپہر کے وقت حرکتِ قلب بند ہو جانے سے وفات پا گئیں

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

جنازہ ربوہ لایا گیا جہاں اسی دن بعد نماز عشاء سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد مبارک میں نماز جنازہ پڑھائی جس کے بعد بہشتی مقبرہ میں مدفون ہوئیں

مرحومہ کی اولاد دو بیٹیاں ہیں جو شادی شدہ ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے۔ اور پسماندگان کو اپنی رضا کی نعمت سے نوازے۔ آمین

ظہور احمد باجوہ ناظر امور عامہ

اعلانِ ولادت

خاکسار کے برادر اکبر محترمی طارق محمود ظہور ایم ایس سی حال نائیجیریا کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے پہلا فرزند عطا فرمایا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہِ شفقت نومولود کا نام "حامد محمود ظہور" تجویز فرمایا ہے۔ نومولود۔ مکرمی غلام احمد خان ظہور انسپکٹر بیت المال (آمد) کا پوتا اور مکرمی ممتاز احمد خان آف احمد نگر کا نواسہ ہے۔

احباب جماعت کی خدمت میں درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ (آمین)

(خالد محمود ظہور ۱۸/۲۲ فیکٹری ایریا۔ ربوہ)

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کے لئے
پاک ٹمبر
۲۵۔ نیو ٹمبر مارکیٹ
راوی روڈ
لاہور
فون نمبر ۶۲۶۱۸، فون گھر ۵۳۵۰۰ ۔ کو ہمیشہ یاد رکھیں!

نظام منجن
دانتوں کی مضبوطی کیلئے
دواخانہ حکیم نظام جان
پوسٹ بکس ۲۲۲ چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ۔ فون ۳۹۹

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴